## سوال

(191) ہم غیر اسلامی ملک میں پڑھاتے ہیں اوراس کے بینکوں میں اپنی رقوم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ایک غیر اسلامی ملک میں رہ رہے ہیں لیکن اللہ تعالی نے ہمیں مال ودولت اس فراوانی سے عطا فرمایا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے اسے امریکی بینکوں میں رکھنے پر مجبور ہیں، ہم مسلمان ہیں اسی لئے ہم سے بینکوں والے بہت خوش ہیں اوروہ ہمیں بیوقوف سمجھتے ہیں کیونکہ ہم سودی رقوم کوان بینکوں میں چھوڑدیتے ہیں تووہ مسلمانوں کے اس مال کوعیسائیت کی تبلیغ واشاعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہم ان اموال سے استفادہ نہیں کرسکتے؟ کیا ہم اسے فقیر مسلمانوں پر یا مسجدوں اوراسلامی مدارس کی تعمیر پر خرچ کردیں؟ کیا مسلمان، بینک سے اس سودی رقم کےلینے پر گناہ گار ہوگا خواہ وہ اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین ہی کو بطور عطیہ کیوں نہ دے دے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سودی بینکوں میں اپنے اموال کو رکھنا جائز نہیں خواہ یہ بینک مسلمانوں کے ،ہوں یا غیر مسلموں کے کیونکہ اس میں گناہ اور ظلم کی کاموں میں تعاون ہے خواہ آپ سود نہ بھی لیں پھر بھی سودی بینکوں میں رقوم رکھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص حفاظت کے لئے بینکوں میں رقوم رکھنے پر مجبور ہوجائے اوروہ سود نہ لے توامید ہے کہ

ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ارشاد باری تعالی ہے :

وَقَد فَصَّلَ لَكُم ما حَرَّمَ عَلَيكُم إِلّا مَا اضطُرِرتُم إِلَيهِ ﴿١١٩﴾... سورة الانعام

''جو چیزیں ہم نے تمہارے لئے حرام ٹھہرادی ہیں وہ ایک ایک کرکے بیان دی ہیں مگر اس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے) لئے ناچار ہوجاہ۔''

اگر کوئی شخص سود لینے کےلئے ان بینکوں میں اپنی رقوم رکھے تو پھر یہ بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ سود اکبر الکبائر میں سے ہے ،اللہ تعالی نے اسے اپنی کتاب کریم میں اوراپنے رسول امین ﷺ کی زبانی حرام قرار دیا ہے اوربتایا ہے کہ سود بلآخر نابود ہوجانے والا ہے اورجو شخص سودی لین دین کرتا ہے اس نے گویا اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالی نے مال ودولت کی فراوانی سے نوازا ہو،انہیں چاہئے کہ وہ اسے نیکی اوراحسان کے کاموں اورمجاہدین کی مدد کےلئے خرچ کریں،اللہ تعالی انہیں اجروثواب عطا فرمائے گا اورخرچ کئے جانے والے مال کا نعم البدل بھی عطا کرے گا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے :

الَّذينَ يُنفِقونَ أَموٰلَهُم بِالَّيلِ وَالنَّهارِ سِرًّا وَعَلانِيَةً فَلَهُم أَجرُهُم عِندَ رَبِّهِم وَلا خَوفٌ عَلَيهِم وَلا هُم يَحزَنونَ ﴿٢٧٤﴾... سورة البقرة

''جو لوگ اپنا مال رات، دن اور پوشیدہ وظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔''

اور فرمایا:

وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُۥ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ‌ ٣٩ ... سورة سبا

''اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا، وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔''

یہ حکم عام ہے جو زکوۃ و غیر زکوۃ سب کو شامل ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کر دینے سے اللہ تعالی بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی کے لئے تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالی اسے سر بلند فرما دیتا ہے۔ یہ بھی صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر روز صبح کے وقت اللہ تعالی دو فرشتوں کو نازل فرماتا ہے، جن میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما اور مال روک رکھنے والے کے مال کو تباہ برباد کر دے''

نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے اور ضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات و احادیث ہیں۔

اگر صاحب مال جہالت یا تساہل کی وجہ سے اپنے مال کا سود وصول کرے، پھر اللہ تعالی اسے رشد و بھلائی کی ہدایت عطا فرمائے تو اسے چاہیئے کہ اس مال کو نیک کاموں میں خرچ کر دے اور اپنے مال میں اسے باقی نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں شامل ہو جاتا ہے، اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

يَمْحَقُ ٱللَّهُ ٱلرِّبَوٰا۟ وَيُرْبِى ٱلصَّدَقَٰتِ ... ٢٧٦ ... سورة البقرة

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقے خیرات کو بڑھاتا ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## مقالات وفتاویٰ

# ص317

محدث فتویٰ